اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ

الفضل قادیان

ایڈیٹر:- غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳

نمبر ۱۳۸ | مورخہ ۲۱ رمئی ۱۹۳۳ء | یوم یکشنبہ | مطابق ۲۵ محرم ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۰

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۱۸ رمئی بوقت چار بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت پہلے کی نسبت اگرچہ اچھی ہے۔ لیکن ابھی تک بواسیر کی شکایت ہے احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ؛

۱۷ رمئی - ۳ بجکر بارہ منٹ پر زلزلہ کے تین خفیف جھٹکے محسوس ہوئے ؛

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے مختلف گروپوں کے درمیان ۱۸ رمئی سے ایک ٹورنامنٹ شروع ہے ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

قادیان اور وبائے طاعون

(فرمودہ ۲۱ رمئی ۱۹۰۴ء)

"اللہ تعالے قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ ان من قریۃ الا نحن مھلکوھا قبل یوم القیمۃ او معذبوھا عذابا شدیدا" یعنے طاعون کا عذاب دو طرح پر ہوگا۔ کوئی بستی اس سے خالی نہ رہیگی۔ بعض تو ایسی ہونگی۔ کہ جن کو ہم بالکل ہلاک کر دینگے یعنے وہ اجڑ کر بالکل غیر آباد ہو جائیں گی۔ اور ویرانہ اور خراب (اجڑے ہوئے کھنڈرات) ہو جائیں گی۔ ان کا کوئی نشان بھی نہ رہے گا۔ لوگ تلاش کرتے پھرینگے۔ کہ اس جگہ فلاں بستی آباد تھی لیکن پھر بھی پتہ نہ ملے گا۔ گویا طاعون وہاں جاروب دے کر اس کو دنیا سے صاف کر دے گی۔ اور کوئی آثار اس کے نہ چھوڑے گی۔ بعض قریہ ایسے ہونگے کہ جن کو کم و بیش عذاب کر کے چھوڑ دیا جائے گا۔ اور صفحہ دنیا سے اس کا نام نہ مٹایا جائے گا۔ صرف سرزنش کے طور پر کچھ عذاب ان میں نازل کیا جائے گا۔ اور تازیانہ کر کے عذاب مٹا لیا جائیگا۔ بڑے بہت سے شہر فنا ہونگے۔ مگر وہ فنا نہ ہونگے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قادیان کو اسی قسم میں شامل کیا ہے۔ اور اس الہام انہ اوی القریۃ سے مراد یہی ہے۔ کہ اور بستیوں کی طرح اس کو طاعون جارف بالکل تباہ نہ کریگی۔ کہ لوگ تلاش کرتے پھریں۔ کہ کہاں قادیان واقعہ تھی۔ اللہ تعالے نے وعدہ کیا ہے۔ کہ ان بستیوں کی طرح خدا اس کو تباہ نہ کرے گا۔ بلکہ یہ بچی رہے گی۔ الا بطور تازیانہ کچھ سزا دے کر اس کو بچا لیا جائے گا ہم نے بار بار جلسوں میں بیان کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ انہ اوی القریۃ سے مراد یہی ہے۔ کہ خدا نے اس قریہ کو پناہ دیدی ہے۔ کہ وہ طاعون جارف سے بچی رہے۔ اور بالکل فنا نہ ہو"

(الحکم ۱۷-۲۴ جولائی ۱۹۰۴ء)

جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر کا سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر کا جلسہ سالانہ ۲۷۔۲۸ مئی ۱۹۳۳ء کو ہوگا۔ یہ جلسہ بہت بڑے پیمانہ پر کیا جا رہا ہے۔ ارد گرد کی جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ اس کو کامیاب بنانے میں ہر ممکن امداد دیں۔ اور جلسہ میں شامل ہو کر رونق کو بڑھائیں۔ جو دوست باہر سے تشریف لائیں گے۔ ان کی خوراک و رہائش کا انتظام انجمن کے ذمہ ہوگا ؛

ناظر دعوت و تبلیغ ۔ قادیان

مظلومین کشمیر کیلئے چندہ کی ضرورت

فنانشل سیکرٹری صاحب کشمیر کمیٹی نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حوالہ سے لکھا ہے۔ کہ مظلومین کشمیر کے چندہ کی فراہمی میں ہمارے احباب کو سست نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ پہلے سے بھی زیادہ جوش اور سرگرمی کے ساتھ یہ چندہ جمع کیا جانا چاہیئے۔ سابقہ قرضہ جات کی ادائیگی اور تحریک کو جاری رکھنے کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ لیکن معلوم نہیں دوستوں نے کس خیال سے اس طرف توجہ کم کر دی ہے۔ انہیں چاہیئے کہ غفلت کو دور کر کے دلی جوش کے ساتھ مظلومین کشمیر کی امداد کے لئے چندہ کی فراہمی کو جاری رکھیں۔ اور نہ صرف خود چندہ ادا کریں۔ بلکہ دوسرے مسلمانوں سے بھی لا کر انہیں چندہ کی تحریک کریں۔ امید ہے۔ ہمارے دوست اس طرف فوراً متوجہ ہونگے ؛

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا اعلان

تعلیم یافتہ احمدی نوجوانوں کیلئے

ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کی طرف سے "الفضل" میں تعلیم یافتہ احمدی بے کار نوجوانوں کے متعلق جو اعلان شائع ہوا ہے۔ اس میں وہ میرا منشاء اچھی طرح واضح نہیں کر سکے۔ میرا منشاء یہ ہے۔ کہ وہ تعلیم یافتہ احمدی نوجوان جو بے کاری کی حالت میں اپنے خاندانوں کے لئے بار بنے ہوئے ہیں۔ اور اپنی عمریں ضائع کر رہے ہیں اگر غیر ملکوں میں جا کر اپنی قسمت آزمائی کریں۔ تو ان کے لئے بھی بہتر ہوگا۔ اور اس طرح جماعت کے نوجوانوں میں ترقی کرنے کی روح بھی پیدا ہو گی۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے۔ کہ ایک ملک میں کسی کے لئے ترقی کرنے کا موقعہ نہیں ہوتا۔ لیکن دوسرے ممالک میں جا کر اس کے لئے ترقی کا رستہ کھل جاتا ہے اس میں مشکلات اور خطرات بھی ہوتے ہیں۔ حتےٰ کہ جان کا خطرہ بھی ہوتا ہے۔ لیکن ترقی کی امنگ رکھنے والوں کو اس قسم کے خطرات کی پرواہ نہیں ہوتی۔ اور جو نوجوان خطرات کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ ان میں سے اکثر کامیاب ہو جاتے۔ اور مالدار بن جاتے ہیں۔ انگلستان سے کئی نوجوان جزائر لیقہ گئے۔ وہ نہ صرف خود آسودہ حال ہو گئے۔ بلکہ کروڑوں روپیہ انہوں نے رفاہ عام کے کاموں میں چندہ کے طور پر دیا۔ اسی طرح ہندوستان کے کئی نوجوان جو دیگر ممالک میں گئے۔ انہوں نے خاصی ترقی کی ؛

دراصل جس چیز کی وجہ سے ترقی حاصل ہوتی ہے۔ وہ عزم و استقلال۔ حوصلہ اور قربانی کا مادہ ہوتا ہے۔ جو نوجوان اس ارادہ کے ساتھ گھر سے نکلتے ہیں۔ کہ خواہ کچھ ہو۔ قدم آگے ہی آگے بڑھائیں گے وہ دنیوی ترقی کی منزل مقصود تک پہنچ جاتے ہیں ؛

اس قسم کے نوجوانوں کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر ہوں۔ تو اطلاع دیں۔ پھر ان کے مناسب حال مشورہ دیا جائے گا ؛

نظارت تعلیم و تربیت کا اعلان

جو احباب اپنے بچوں کو لاہور کے کسی کالج میں داخل فرمائیں۔ ان کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ ان کی رہائش کا انتظام وہ احمدیہ ہوسٹل میں فرمائیں۔ احمدیہ ہوسٹل سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پرانی قیامگاہ ہے۔ جہاں طلباء کی جسمانی ضرورتوں کو پورا کرنے کے علاوہ ان کی روحانی تربیت کا بھی خیال رکھا جاتا ہے اور ان میں ایسی روح پیدا کی جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے دلبستگی میں ترقی کریں۔ ناظر تعلیم و تربیت

جماعت احمدیہ لاہور کا جلسہ

جماعت احمدیہ لاہور کا ایک جلسہ عام ۱۳ مئی ۱۹۳۳ء کو زیر صدارت ڈاکٹر عبید اللہ صاحب مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ تلاوت اور نعت خوانی کے بعد چودھری غلام احمد صاحب ایم۔ اے سیکرٹری تبلیغ مزنگ نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر سوا گھنٹہ مدلل و مبسوط تقریر فرمائی بعد ازاں ملک عبد الرحمن صاحب خادم بی۔ اے نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی۔ اور اس کے بعد سوالات کے جواب دئے ½ ۱۲ بجے رات جلسہ برخاست ہوا۔ حاضرین کی تعداد تقریباً ۳۰۰۔ تھی۔

حسب ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا

جماعت احمدیہ لاہور کا یہ جلسہ جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے۔ امیر جماعت احمدیہ لاہور کے برادر اکبر ڈاکٹر محبوب عالم صاحب کی وفات پر دلی افسوس اور رنج کا اظہار کرتا ہے۔ اور قاضی فیملی سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہوا خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہے۔ کہ مرحوم کو اپنے قرب کے بلند درجات عطا کرے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل بخشے۔ نیز یہ کہ اس ریزولیوشن کی نقل جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے۔ امیر جماعت احمدیہ لاہور۔ جنابہ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر محبوب عالم صاحب مرحوم بوساطت جناب قاضی صاحب۔ اور اخبار الفضل قادیان کو بھیجی جائے ؛

جائنٹ سیکرٹری تبلیغ

سندھی زبان میں تبلیغی ٹریکٹ

پرافٹ آف اسلام یا عرب کا اوتار اور ہندو دھرم کے عنوان سے عنقریب ایک ٹریکٹ شائع کیا جانے والا ہے۔ جو آدھا انگریزی اور آدھا سندھی زبان میں ہوگا۔ انگریزی حصہ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہندوؤں میں بھی تقسیم کرنے کے لئے ہے۔ جن جماعتوں نے اس ٹریکٹ کا صرف انگریزی حصہ لینا ہو۔ ان کو ایک روپیہ فی سینکڑہ (محصولڈاک معاف) کے حساب سے دیا جائیگا۔ اور جن جماعتوں نے مکمل ٹریکٹ لینا ہو۔ ان کو بھی ایک روپیہ فی سینکڑہ (علاوہ محصولڈاک) کے حساب سے بھیجا جائیگا۔ چندہ ہر صورت میں پیشگی آنا چاہیئے۔ سندھ کی ذیل جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ جتنی تعداد مطلوب ہو اس کا چندہ جلد بھیجدیں۔ احمد آباد اسٹیٹ۔ میرپور خاص۔ سکھر۔ خیرپور میرس جیکب آباد و شاہ پور جاکر۔ سکرنڈ۔ کمال ڈیرو۔ باڈھ۔ موہ دیرو۔ کراچی۔ نواب شاہ۔ جاتی۔ خاکسار عطاء اللہ نائب مہتمم تبلیغ ضلع حیدرآباد سندھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
نمبر ۱۳۸ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۳۳ء | جلد ۲۰

مسلمان اور امام مہدی کی آمد کا عقیدہ

کیا یہ عقیدہ مسلمانوں کے لئے نقصان کا باعث ہے؟

معاصر "انقلاب" میں شائع شدہ ایک مضمون

معاصر محترم "انقلاب" (۱۴ مئی) نے اخبار "ہند جدید" کے حوالہ سے ایران کے ایک مدعی مہدویت کے حالات درج کئے ہیں۔ جس میں اس کی دھوکہ بازی اور فریب دہی کے بعض واقعات درج کئے ہیں۔ اور پھر گویا نتیجۃً یہ رائے قائم کی ہے۔ کہ

"اس "مہدی" کے عقیدہ نے مسلمانوں کو بہت نقصان پہونچایا ہے۔ ان میں قوم کے مستقبل سے بے فکری پیدا کر دی ہے۔ جسے دیکھو۔ یہی کہتا ہے۔ کہ کوشش بے فائدہ ہے۔ عنقریب مہدی آخرالزمان پیدا ہونگے۔ اور مسلمان دُنیا بھر کے مالک بن جائیں گے۔ .... اس عقیدہ نے ایک طرف مسلمانوں سے قوتِ عمل سلب کر لی ہے۔ اور دوسری طرف ان میں گمراہوں۔ اور دجالوں کا ظہور آسان کر دیا ہے"۔

مہدی کی آمد اور اس سے مسلمانوں کی توقعات

لیکن معاصر مذکور نے شاید اس پر غور نہیں کیا۔ کہ یہ مہدی کی آمد کا عقیدہ نہیں۔ جس نے مسلمانوں کو اس قدر نقصان پہنچایا ہے۔ بلکہ اس کا موجب مہدی کی آمد سے متعلق بعض وُہ غلط اور قرآن کریم کے سراسر منافی عقائد۔ اور بے ہودہ آرزوئیں، امیدیں، اور توقعات ہیں۔ جو مسلمانوں نے قائم کر رکھی ہیں وُہ بعض خود غرض اور مطلب پرست ملانوں۔ اور کوتاہ فہم علماء کہلانے والوں کی باتوں میں آکر اپنے مستقبل سے بالکل بے فکر ہو گئے۔ اور ہر قسم کی ترقیات کا انحصار مہدی کی آمد پر رکھ دیا۔ یہ چیز تھی۔ جو ان کے لئے سخت نقصانات کا موجب ہُوئی۔ جس نے ان کی قوتِ عمل کو سلب کر لیا۔ جد وجہد کا خیال تک ان کے دل سے نکال دیا۔ وُہ خیال کرنے لگے۔ کہ دُنیوی ترقیات کے لئے انہیں کسی قسم کی جد وجہد کی ضرورت نہیں۔ امام مہدی آئیں گے۔ تو کفار کی تمام دولت اور تمام زر و مال۔ حتیٰ کہ ان کی ہر ایک چیز کو بزورِ شمشیر ان سے چھین کر مسلمانوں کے حوالہ کر دیں گے۔ اس لئے انہیں نہ اپنی اقتصادی حالت کی اصلاح کی ضرورت ہے۔ اور نہ سیاسی طاقت کے حصول کی فکر۔ کیونکہ وُہ سمجھتے تھے۔ دُنیا کی مختلف اقوام اپنی دماغی قوتوں کو صرف کر کے۔ اور خدا داد استعدادوں سے کام لے کر جو کچھ پیدا کر رہی ہیں۔ وُہ سب ہاتھ پیر ہلائے بغیر ان کے قبضہ میں آ جائیں گی۔ اور وُہ بغیر کسی محنت و مشقت کے ان سب کے مالک ہو جائیں گے۔

قوتِ عمل کے سلب ہونے کی وجہ

یہ خیال ہے۔ جس نے ان سے قوتِ عمل سلب کر لی جس نے "قوم کے مستقبل سے بے فکری" ان کے اندر پیدا کر دی۔ اور جس سے وُہ یہ سمجھنے لگے۔ کہ "کوشش بے فائدہ ہے۔ قیامت قریب ہے۔ عنقریب مہدی آخرالزمان پیدا ہونگے۔ اور مسلمان دُنیا بھر کے مالک بن جائیں گے۔" ورنہ محض مہدی کی آمد کا عقیدہ ان کی تباہی کا ذمّہ وار نہیں ہو سکتا۔

مہدی کی آمد کا عقیدہ

اس بات کو تو کوئی سمجھدار اور ہوشمند انسان ایک لمحہ کے لئے بھی باور نہیں کر سکتا۔ کہ یہ عقیدہ رکھنا کہ مسلمانوں کی انتہائی ذلت اور نکبت و ادبار کے وقت۔ خدا تعالیٰ کا ایک مقرب بندہ اسکی تائید اور نصرت کے ساتھ اور اس سے راہ نمائی اور ہدایت حاصل کر کے مسلمانوں کے لئے ابرِ رحمت بن کر آئے گا۔ اور انہیں راہ راست دکھائے گا۔ ان کی کسی قسم کی تباہی یا نقصان کا موجب ہو سکتا ہے اگر مسلمانوں کا یہ خیال ہو۔ کہ ظلمت و تاریکی کے وقت جب انہیں منزل تک پہونچنے کا کوئی رستہ نظر نہ آتا ہو۔ اور وُہ بھٹکتے پھر رہے ہوں۔ ایک شخص اللہ تعالےٰ کی طرف سے نور حاصل کر کے انہیں تاریکیوں سے نکال کر ترقی و کامیابی کے صحیح رستہ پر لا ڈالے گا۔ تو اس میں قباحت ہی کونسی ہے۔ اور اسے کس طرح ان کی تباہی کا ذمہ وار کہا جا سکتا ہے۔ ہاں یہ خیال کرنا کہ اس کی آمد مسلمانوں کو ہر قسم کی جد وجہد اور کوشش سے بے نیاز اور مستغنی کر دے گی۔ البتہ ایک ایسا خیال ہے۔ جو ہزارہا نقصانات کا باعث ہُوا۔ اور آئندہ ہو سکتا ہے۔

مہدیٔ آخرالزمان اور آپ کی جماعت

یہی وجہ ہے۔ کہ مہدیٔ آخرالزمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے جب یہ دعوےٰ کیا۔ تو اس کے ساتھ ہی اس غلط خیال کی بھی تردید کر کے مسلمانوں کے غلط عقیدہ کی اصلاح کی۔ اور بتایا۔ کہ اس قسم کا کوئی مہدی نہیں آئے گا۔ قربانی۔ ایثار۔ سعیٔ عمل۔ زندہ رہنے کی کوشش اور جد وجہد کے بغیر کوئی قوم زندہ نہیں رہ سکتی۔ اور یہی حال مسلمانوں کا ہے کسی ایسے شخص کی انتظار جو دُوسروں کا سب کچھ چھین کر ان کے حوالہ کر دے گا۔ بالکل لغو۔ بے ہودہ اور تباہ کن خیال ہے پھر واقعات کو دیکھ لو۔ آپ نے اپنی جماعت کی "قوتِ عمل کو سلب" کرنے والی "قوم کے مستقبل سے بے فکری" پیدا کرنے والی کوئی تعلیم نہیں دی۔ بلکہ آپ نے ایک ایسی جماعت قائم کی۔ جو صحیح معنوں میں عملی جماعت ہے۔ جو اس دُنیا میں ہر کام کے لئے کوشش اور سعی کو بے حد ضروری سمجھتی ہے۔ اور جس کا عقیدہ ہے۔ کہ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم۔

مسلمانوں کی غفلت

افسوس ہے۔ کہ مسلمانوں کا ایک طبقہ تو افراط کے باعث اپنا تمام مستقبل مہدی آخرالزمان کی آمد سے وابستہ کر کے ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا ہے۔ اور اس کی انتظار میں ہر قسم کی کوشش سے بے فکر ہے۔ اور دوسرا طبقہ تفریط کی طرف چلا گیا۔ اور سرے سے مہدی کی آمد کے عقیدہ کو ہی غلط۔ اور نقصان رساں بتانے لگا۔ حالانکہ صداقت ان دونوں کے مابین ہے۔ نہ تو یہ صحیح ہے۔ کہ مہدی آخرالزمان آکر دُنیا کے سب زر و مال مسلمانوں کے قدموں پر ڈالیں گے۔ اور نہ ہی یہ صحیح ہے۔ کہ کوئی مہدی آئے گا ہی نہیں۔ مسلمانوں کے غلط عقائد کی اصلاح کر کے انہیں شاہراہ ترقی پر ڈالنے کے لئے ایک ایسے مہدی کی یقیناً ضرورت ہے۔ جو قربِ الٰہی کے مقام پر ہونے کی وجہ سے اللہ تعالےٰ کے نور سے روشنی حاصل کر کے انہیں راہ ہدایت دکھائے۔

مسلمانوں میں گمراہوں اور دجالوں کا ظہور

باقی رہا یہ سوال "کہ اس عقیدہ نے مسلمانوں کے اندر گمراہوں اور دجالوں کا ظہور آسان کر دیا ہے"۔ تو یہ بھی محض خام خیالی اور شریعت اسلامیہ سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے بلکہ یہ کہنا چاہیئے۔ کہ یہ ایک طرح سے قرآن کریم کے کمال پر اعتراض ہے۔ اور اس کے نقص پر دلالت کرنے والی بات ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ مسلمانوں میں جھوٹے اور دجال بھی ہوئے۔ اور ہوتے رہیں گے۔ لیکن اس کی وجہ اس عقیدہ کا موجود ہونا نہیں۔ بلکہ مسلمانوں کی جہالت اور سچے و جھوٹے کے درمیان امتیاز کرنے کی نااہلیت ہے:۔

مسلمانوں کی قرآن کریم سے ناواقفیت

قرآن کریم ایک مکمل کتاب ہے۔ اور انسان کو ہر قسم کی ضلالتوں۔ گمراہیوں۔ اور دین کے نام پر دھوکا بازیوں سے بچانے کے لئے اس نے نہایت صاف اور آسان رستے بیان کر دیئے ہیں۔ اور قرآن کریم سے اپنے لئے شمع ہدایت کا کام لینے والا انسان نہ تو خود اس قسم کی گمراہیوں میں مبتلا ہونے کی جُراٗت کر سکتا ہے۔ اور نہ دوسروں کو مبتلا کرنے کی۔ لیکن چونکہ مسلمان قرآن کریم کو نہیں پڑھتے۔ اور اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ اس لئے نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ دین سے ناواقفیت اور افترا و کذب کے رُوحانی نقصانات سے ناواقف ہونے کی وجہ سے بعض لوگ اس قسم کے دعاوی پر آمادہ ہو جاتے ہیں اور عامۃ المسلمین کی جہالت اور سچ و جھوٹ میں امتیاز کر سکنے کی ناقابلیت انہیں اس میں زیادہ بے باک کر دیتی ہے۔ اور وُہ بلاتکلف اس قسم کی خرافات پر اتر آتے ہیں:۔

"گمراہوں اور دجالوں کے ظہور کو آسان کرنے" والی ان ٹھوس اور وزنی وجوہات پر تو غور نہیں کیا جاتا۔ اور صحیح طریق سے ان نقائص کو دُور کر کے آئندہ کے لئے ان احتمالات کے انسداد کی طرف تو کسی کو توجہ نہیں۔ لیکن ان تمام خرابیوں اور گمراہیوں کا سرچشمہ امام مہدی کی آمد کے عقیدہ کو قرار دیا جا رہا ہے:۔

صادق اور کاذب میں ما بہ الامتیاز

امام مہدی کی آمد کا عقیدہ رکھنے کے یہ معنے تو ہرگز نہیں کہ امتِ مسلمہ میں ہر مدعیٔ مہدویت کے پنپنے کی گنجائش موجود ہے قرآن کریم نے نہایت وضاحت کے ساتھ۔ اور کھول کھول کر جھوٹے اور سچے میں اور صادق و کاذب میں امتیاز کے اصول اور معیار مقرر کر دیئے ہیں۔ اور اگر مسلمان ان کو پیش نظر رکھیں تو دن میں خواہ سو کاذب مدعی ان کے سامنے پیش ہوں۔ وُہ ہرگز گمراہی میں مبتلا نہیں ہو سکتے۔ اور نہ ان کا وجود ان کے ایمان کے لئے کسی خطرہ کا موجب ہو سکتا ہے۔ لیکن جب ایک طرف مسلمان یہ نہ جانتے ہوں۔ کہ کسی مدعی کے دعوے کو کس طرح پرکھا جا سکتا ہے۔ اور دوسری طرف مدعیان اپنے فعل کی شناعت سے ناواقف ہوں۔ اور جُرم کے احساس کا مادہ ہی جہالت نے مٹا رکھا ہو۔ تو اپنی اس جہالت۔ بے علمی اور قرآن کریم سے خطرناک لاپرواہی کو امام مہدی کی آمد کے عقیدہ کے مفروضہ مضرات میں چھپانے کی کوشش کرنا نہایت ہی شرمناک فعل ہے:۔

ہندو عورتوں کی قابل رحم حالت

آریہ اخبار "گورو گھنٹال" ۸ ۔ اپریل لکھتا ہے۔ کہ

"سوہاگنوں کا ایک طبقہ جو بدقسمتی سے کسی معمولی نقص کے سبب اپنے پتیوں سے تیاگی گئی ہیں۔ اور عمر بھر بیوگی کی زندگی بسر کرتی ہیں۔ خاص طور پر توجہ کا مستحق ہے۔ کیونکہ جو پرش ان ابلاؤں پر ظلم روا رکھتے ہیں۔ وُہ خود تو دُوسرا بیاہ کر کے آرام کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ لیکن یہ معصوم اور ان جان دیویاں اندر ہی اندر گھل کر جان کھو دیتی ہیں"

"گورو گھنٹال" نے جس قوم کو مخاطب کر کے یہ الفاظ لکھے ہیں۔ وُہ اگر اس طرف توجہ کرے بھی تو کیا کر سکتی ہے۔ میاں بیوی میں جب ناگوار حالات پیدا ہو جائیں۔ اور اختلافات اس قدر بڑھ جائیں۔ کہ باہم نباہ مشکل ہو۔ تو دونوں کے لئے آسان طریق یہی ہو سکتا ہے۔ کہ ایک دُوسرے سے باقاعدگی کے ساتھ علیحدہ ہو کر اپنے لئے اور زوج تلاش کر لیں۔ لیکن ہندو دھرم میں اس کی اجازت نہیں۔ کہ مرد۔ عورت کو طلاق دے۔ یا عورت خلع حاصل کرے۔ پھر یہ بھی ایک فطری امر ہے۔ کہ جب باہم تنفر اور انقباض پیدا ہو جائے۔ تو اکٹھا رہنا محال ہے۔ پس مرد عورتوں کو معلق چھوڑ کر خود تو کوئی انتظام کر لیتے ہیں۔ لیکن عورتیں بیچاری نہ تو چھوڑی جاتی ہیں۔ کہ اور شادی کر لیں۔ اور نہ ہی انہیں گھروں میں آباد کیا جاتا ہے:۔

کون انسان ہے۔ جسے ہندو عورتوں کی اس بے بسی اور بے چارگی کی حالت پر رحم نہ آئے۔ لیکن اس کی تمامتر ذمہ واری ہندو قانون اور ہندو دھرم پر ہے۔ جو ان بیچاریوں پر اس قدر ظلم و ستم روا رکھنے کا حکم دیتا ہے۔ اور اس کا حقیقی اصل اور آخری علاج یہی ہے۔ جو اسلام نے تجویز کیا ہے:۔

اگر ہندو واقعی عورتوں کی اس قابل رحم حالت پر متوجہ ہونا چاہتے ہیں۔ تو انہیں چاہیئے۔ اسلام کے پیش کردہ اصول اپنے ہاں نافذ کریں۔ ورنہ اس دردناک حالت سے ہندو عورتیں کبھی نہ نکل سکیں گی۔ اور اگر ہندو اس کی مخالفت کریں۔ تو ماننا پڑے گا۔ کہ انہیں اپنی قوم کی مظلوم عورتوں سے دلی ہمدردی قطعاً نہیں۔ اور ایسے شذرات و مقالات کلیتہً ظاہرداری تصنع اور بناوٹ ہے:۔

ایک احمدی مدرس کے ساتھ شدید ناانصافی

ہمارے ایک احمدی دوست پر جو موضع معز الدین پور ضلع انبالہ میں مدرس ہیں۔ محض احمدیت کو قبول کرنے کی وجہ سے غیر احمدی مخالفین نے ایک اتہام لگایا۔ تاکہ انہیں ملازمت سے برطرف کرایا جا سکے۔ اور نہایت افسوس ہے۔ کہ ذمہ وار افسران محکمہ بھی ان کے پروپیگنڈا کا شکار ہو گئے۔ انہوں نے یہ بھی خیال نہ کیا۔ کہ اس شخص کی پانچ سال کی سروس ہے۔ جس میں سے چار سال اسی گاؤں میں گزرے ہیں لیکن کسی نے اس کے متعلق اس وقت تک کوئی شکایت نہ کی تھی جب تک کہ وُہ احمدی نہ ہُوئے تھے۔ دوسرے یہ پہلو قابل غور ہے۔ کہ جس شخص کی بیوی کی نسبت یہ اتہام لگایا گیا اس نے ایسا کرنے والوں پر ازالۂ حیثیت عرفی کا دعوےٰ دائر کیا۔ اور ڈسٹرکٹ انسپکٹر کو بھی بذریعہ رجسٹری خط اس کے غلط ہونے کی اطلاع دی۔ پھر نائب مدرس صاحب نے جو آپ کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ اختلافِ عقائد کے باوجود اس الزام کی تردید کی۔ اور اپنی ذاتی واقفیت کی بنا پر ان کی نیک چلنی کی شہادت دی۔ اس کے علاوہ پندرہ معزز اصحاب نے آپ کی تائید میں شہادتیں دیں:۔

لیکن تحقیق کنندہ افسر نے آپ کی بریت کے اس قدر زبردست شواہد کے باوجود آپ کو ملازمت سے برطرفی کا نوٹس دے دیا۔ حالانکہ بعض ایسی امثلہ موجود ہیں کہ ہندو مدرسین کے خلاف شکایات کی صورت میں انہیں زیادہ سے زیادہ اس مقام سے تبدیل کر کے دوسری جگہ بھیج دیا گیا۔ ماسٹر صاحب مذکور نے دوران تحقیقات میں ہی تبدیلی کے لئے کئی درخواستیں کیں۔ مگر کوئی شنوائی نہیں ہوئی:۔

ہم ڈپٹی کمشنر صاحب انبالہ کی انصاف پسندی اور عدل پروری سے امید رکھتے ہیں۔ کہ وُہ اس ناانصافی کا ازالہ کر کے ایک بے گناہ شخص کو مبتلائے آلام ہونے سے بچا لیں گے۔ اور اسے مذہبی تعصب کا شکار نہیں ہونے دیں گے۔ غریب اور کمزور کی امداد کرنا حکومت کا فرضِ اولین ہے۔ اور محض کثرت کو خوش کرنے کے لئے ناانصافی روا رکھنا آئین حکومت کے شایان نہیں۔ تاہم اگر محکمہ تعلیم ضروری سمجھے تو ماسٹر صاحب مذکور کو کسی دُوسری جگہ تبدیل کر سکتا ہے لیکن بالکل نکال ہی دینے کی کوئی وجہ نہیں:۔

ایک غیر احمدی دوست کے سوالات اور ان کے جواب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام شریعت اسلامی کے تابع تھے۔

حضرت مسیح موعود کی وحی میں اوامر و نواہی

ایک غیر احمدی دوست نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تحریر کو پیش کرتے ہوئے۔ کہ

"ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو۔ کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے۔ اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا۔ وہی صاحب الشریعت ہوگیا۔ پس اس تعریف کے رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں۔ کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں۔ اور نہی بھی" (اربعین ۴ صفحہ ۶)

یہ سوال کیا ہے۔ کہ جب صاحب شریعت نبی کی وہی تعریف ہے۔ جو اوپر بیان ہوئی۔ اور جبکہ یہ تعریف حضرت مرزا صاحب پر منطبق بھی ہو رہی ہے۔ تو کیوں آپ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو صاحب شریعت نبی نہیں مانتے۔ اور کیوں "سب شرع کہہ کر ان کے درجہ کو گھٹاتے ہیں" ؛

حضرت مسیح موعودؑ کا عقیدہ

یہ سوال دراصل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات سے عدم واقفیت کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ حضور نے اپنی تمام تحریرات میں اس امر کو کھول کر بیان فرمایا ہے۔ کہ آپ کا دعوےٰ اگرچہ نبی اور رسول ہونے کا ہے۔ مگر ایسی نبوت و رسالت کا قطعاً نہیں۔ جو آپ کو قرآن کی اتباع سے بے نیاز کر دے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت و پیروی سے مستغنی کر دے۔ بلکہ آپ نے بارہا تحریر فرمایا۔ کہ میں نے جو کچھ بھی حاصل کیا۔ وہ صرف برکت پیروی حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حاصل کیا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے۔ کہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ۔ اور ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں۔ جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالم گزران سے کوچ کریں گے۔ یہ ہے۔ کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خاتم النبیین اور خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا۔ اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی۔ جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدا تعالےٰ تک پہنچ سکتا ہے۔ اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں۔ کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کے شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔ اور نہ کم ہو سکتا ہے۔ اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا۔ جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم میں تبدیلی یا تغیر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے۔ تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد و کافر ہے۔ اور ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے۔ کہ ادنیٰ درجہ صراط مستقیم کا بھی بغیر اتباع نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ چہ جائیکہ راہ راست کے اعلےٰ مدارج بجز اقتدا اس امام الرسل کے حاصل ہو سکیں"

(ازالہ اوہام جلد ۱ صفحہ ۱۳۷)

پھر فرماتے ہیں:۔

"ہمارا مذہب یہی ہے۔ کہ جو شخص حقیقی طور پر نبوت کا دعوےٰ کرے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دامن فیوض سے اپنے تئیں الگ کر کے اور اس پاک سرچشمہ سے جدا ہو کر آپ ہی براہ راست نبی اللہ بننا چاہے۔ تو وہ ملحد بیدین ہے۔ اور غالباً ایسا شخص اپنا کوئی نیا کلمہ بنائے گا۔ اور عبادات میں کوئی نئی طرز پیدا کرے گا۔ اور احکام میں کچھ تغیر و تبدل کر دے گا۔ پس بلاشبہ وہ مسیلمہ کذاب کا بھائی ہے۔ اور اس کے کافر ہونے میں کچھ شک نہیں" (انجام آتھم حاشیہ صفحہ ۲۷)

"سو تم ہوشیار رہو۔ اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے۔ وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے اوپر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں۔ اور باقی سب اس کے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو۔ اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو" (کشتی نوح)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی ضرورت

ان حوالجات سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عقیدہ تھا۔ کہ قرآن مجید کے بعد دنیا میں کوئی نئی شریعت نازل نہیں ہو سکتی۔ پھر کس طرح ممکن ہے۔ کہ آپ کی ہی کسی تحریر سے ہم یہ استنباط کر سکیں۔ کہ آپ کو صاحب شریعت نبی ہونے کا دعوےٰ تھا۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اس تحریر پر غور کریں۔ اور سوچیں۔ کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ مگر ہمیں قطعاً یہ حق حاصل نہیں۔ کہ آپ کی کسی تحریر کا وہ مطلب بیان کرنے لگیں۔ جو آپ کی سینکڑوں دوسری تحریرات اور آپ کے عمر بھر کے عمل کے خلاف ہے ؛

احادیث میں بھی کہا گیا تھا۔ کہ مہدی جب آئے گا۔ تو یعمل فی الناس بسنّۃ نبیھم (حجج الکرامہ صفحہ ۴۲۱)

وہ لوگوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت کے موافق عمل کرے گا ؛

پس مسیح موعود کی بعثت کا مقصد اپنی شریعت کا اجراء نہیں۔ بلکہ قرآن مجید کی اشاعت ہے۔ مسیح موعود کا کام یہ مقرر کیا گیا ہے۔ کہ لو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل من ابناء فارس۔ ایمان ثریا پر چلا جائے گا۔ قرآن دنیا سے اٹھ جائے گا۔ خشیت دلوں سے مفقود ہو جائیگی۔ ضلالت کا دور دورہ ہوگا۔ تب وہ اپنی قوت قدسیہ سے مردوں کو زندہ کردیگا۔ قرآن کو واپس لائے گا۔ اور ایمان دلوں میں از سر نو پیدا فرمائے گا ؛

اس لحاظ سے آپ کو غیر شرعی نبی کہنا۔ آپ کی ہتک نہیں۔ بلکہ حقیقت حال کا اظہار ہے۔

اربعین کے حوالہ کی تشریح

اربعین کے جس حوالہ سے یہ غلط فہمی ہوئی۔ اس جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے عقیدہ کا اظہار نہیں فرمایا۔ بلکہ لوگوں کے ایک خیال کا ذکر فرمایا ہے۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لو تقوّل علینا بعض الاقاویل پر بحث کرتے ہوئے اس شبہ کا ازالہ فرماتے ہیں۔ کہ یہ آیت صرف صاحب شریعت نبیوں کے لئے ہے۔ نہ کہ ہر نبی کے لئے۔ آپ نے اس نظریہ کو باطل قرار دیتے ہوئے ایک یہ بھی بات بیان فرمائی۔ کہ اچھا اگر یہ بھی فرض کر لیا جائے۔ کہ یہ آیت صرف صاحب شریعت نبیوں کے لئے ہے۔ ہر نبی کے لئے نہیں۔ تو بھی یہ سمجھو۔ کہ شریعت کیا چیز ہوتی ہے۔ اس پر پہلی بات جو ذہن میں آسکتی تھی۔ وہ یہ ہے۔ کہ شریعت وہ ہوتی ہے۔

جس میں امر و نواہی موجود ہوں۔ حضور نے فرمایا۔ کہ اگر یہی تعریف ہے۔ تو یہ میری وحی پر بھی چسپاں ہوتی ہے۔ پس اس تعریف کے رو سے بھی لو تقول والی آیت کے ماتحت میرا صدق ثابت ہے ؛

اور اگر یہ کہو۔ "کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے جس میں نئے احکام ہوں۔" تو حضور نے اس خیال کی تردید کی اور فرمایا۔ کہ یہ باطل ہے۔ اللہ تعالےٰ تو فرماتا ہے۔ اِنَّ ھٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُولٰی صُحُفِ اِبْرَاھِیْمَ وَمُوْسٰی۔ یعنے قرآن مجید کے بھی اکثر مضامین صحف سابقہ میں پائے جاتے ہیں۔ پھر تیسری شق یہ بیان فرماتے ہیں۔ کہ

"اگر یہ کہو۔ کہ شریعت وہ ہے۔ جس میں باستیفاء امر اور نہی کا ذکر ہو۔ تو یہ بھی باطل ہے۔ کیونکہ اگر توریت یا قرآن شریف میں باستیفاء احکام شریعت کا ذکر ہوتا۔ تو پھر اجتہاد کی گنجائش نہ رہتی"۔

غرض یہ تمام باتیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے عقیدہ کے طور پر بیان نہیں فرمائیں۔ بلکہ لوگوں کے اس وہم کے ازالہ کے لئے بیان کیں۔ کہ یہ آیت صرف صاحب شریعت نبیوں کے لئے ہے۔ چنانچہ اس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ اس کے آگے آپ نے صاف طور پر فرمادیا کہ

"یہ سب خیالات فضول اور کوتہ اندیشیاں ہیں"

اور اپنا عقیدہ ان الفاظ میں بیان فرمایا۔ کہ

"ہمارا ایمان ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ اور قرآن ربانی کتابوں کا خاتم ہے۔ تاہم خدا تعالےٰ نے اپنے نفس پر یہ حرام نہیں کیا۔ کہ تجدید کے طور پر کسی اور مامور کے ذریعہ سے یہ احکام صادر کرے۔ کہ جھوٹ نہ بولو۔ جھوٹی گواہی نہ دو۔ زنا نہ کرو۔ خون نہ کرو۔ اور ظاہر ہے کہ ایسا بیان کرنا بیان شریعت ہے۔ جو مسیح موعود کا بھی کام ہے"۔ (اربعین ۴)

پس اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی میں اوامر و نواہی موجود ہیں تو یہ اس امر کا ثبوت نہیں۔ کہ آپ صاحب شریعت نبی ہیں۔ بلکہ یہ "بیان شریعت" کہلائے گا۔ جو ایک حسن بات ہے۔ نہ کہ قابل اعتراض ؛

بعثت انبیاء کی غرض

علاوہ ازیں اس امر کو بھی سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ انبیاء جب مبعوث ہوتے ہیں۔ تو ان کے پاس کوئی نہ کوئی شریعت ضرور ہوتی ہے۔ چاہے شریعت جدیدہ ہو۔ یا قدیمہ۔ بہر حال ایک کتاب ضرور ہوتی ہے۔ جس کی اشاعت ان کے ذمہ لگائی جاتی ہے۔

قرآن مجید سے ثابت ہے۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد سینکڑوں انبیاء آئے۔ ان سب کے متعلق یہی لکھا ہے۔ کہ وہ تورات کے مطابق فیصلہ کرتے تھے۔ یحکم بھا النبیون الذین اسلموا للذین ھادوا والربانیون والاحبار بما استحفظوا من کتاب اللہ وکانوا علیہ شھداء۔

پس ہر نبی کسی نہ کسی شریعت کی اشاعت کے لئے آتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی جب آئے۔ تو خدا نے آپ کے ذمے قرآنی شریعت کے اجراء کا کام لگایا۔ پس آپ کے پاس بھی بے شک ایک شریعت تھی۔ مگر وہ کوئی نئی نہیں تھی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آپ کی وحی میں گو اوامر و نواہی ہیں۔ مگر وہ قرآن کے ہی ہیں۔

شریعت اوامر و نواہی کا نام نہیں

علاوہ ازیں وحی میں محض اوامر و نواہی کی موجودگی سے کوئی شخص صاحب شریعت نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ شریعت صرف اس بات کا نام نہیں۔ کہ اس میں یہ احکام ہوں۔ بلکہ ضروری ہے۔ کہ اس میں حدود۔ ورثہ۔ نکاح۔ اور حلت و حرمت کے مسائل بھی ہوں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وحی میں حلت حرمت یا ورثہ۔ نکاح وغیرہ مسائل پر روشنی نہیں ڈالی گئی۔ پس یہ تو صحیح ہے کہ آپ کی وحی میں اوامر نواہی ہیں۔ مگر یہ صحیح نہیں۔ کہ یہ شریعت کی وحی ہے کیونکہ اس میں وہ باتیں موجود نہیں۔ جو شریعت کی کتاب میں ہونی چاہئیں۔ یہی وجہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق اس عقیدہ کا اظہار فرمایا۔ کہ ان کی انجیل شریعت کی کتاب نہیں تھی۔ ساری دنیا جانتی ہے۔ کہ انجیل میں اوامر بھی ہیں۔ اور نواہی بھی۔ مگر باوجود اس کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسے شریعت کی کتاب تسلیم نہیں کرتے۔ اور دلیل یہ دیتے ہیں۔ کہ لا یوجد فی کتابہ تفصیل الحرام والحلال والوراثۃ والنکاح ومسائل اخریٰ (خطبہ الہامیہ ص [illegible])

انجیل میں نہ حلت و حرمت کے مسائل ہیں۔ اور نہ ورثہ اور نکاح اور دیگر مسائل۔ پس اسی بات سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک محض اوامر و نواہی کا موجود ہونا اس بات کے لئے کافی نہیں ہوتا۔ کہ وہ شریعت کی کتاب تسلیم کی جائے

دوسرا سوال

دوسرا سوال یہ کیا گیا ہے۔ کہ واصنع الفلک باعیننا کا الہام حضرت نوح علیہ السلام کو بھی ہوا تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی۔ مگر یہ کیا؟ کہ حضرت نوح علیہ السلام نے تو لکڑی کی کشتی بنائی۔ اور حضرت مرزا صاحب نے صرف ایک کتاب کشتی نوح لکھدی۔ کیا کتاب کو بھی فلک کہا کرتے ہیں۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ اگرچہ الہام دونوں نبیوں کو ایک ہی ہوا مگر ایک امتیاز نے دونوں کی کشتیوں میں تفاوت قائم کر دیا۔ حضرت نوح علیہ السلام کو جس وقت یہ الہام ہوا۔ اس کے بعد دنیا پر جو عذاب نازل ہوا۔ وہ پانی کا عذاب تھا۔ آسمان سے بھی موسلادھار مینہ برسا۔ اور زمین سے بھی چشمے پھوٹے تب زمین و آسمان دونوں نے ملکر مخالفین کو ہلاک کر دیا۔ ایسے عذاب کے موقعہ پر ہر ذی عقل سمجھ سکتا ہے۔ کہ اگر کشتی بنائی جائے۔ تو لکڑی کی ہی ہونی چاہیئے۔ چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام نے لکڑی کی کشتی بنائی۔ لیکن جب یہی الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہوا۔ تو آپ کے زمانہ میں خدا نے پانی کا عذاب نہیں بھیجا۔ اگرچہ خال خال یہ عذاب بھی آیا۔ مگر عالمگیر عذاب کی صورت میں جس نے دنیا پر احاطہ کیا۔ وہ طاعون تھی۔ پس جبکہ اس جگہ عذاب ایسا اترا۔ جو حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ کے عذاب سے بالکل مختلف تھا۔ تو اس موقعہ وہ لکڑی کی کشتی نہ بنائی گئی جو پہلے تیار ہوئی تھی۔

معترض کی غلط فہمی

معترض کو یہ غلط فہمی ہوئی ہے۔ کہ وہ فلک سے مراد کتاب لے رہے ہیں۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سے مراد اپنی تعلیم لی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

"خدا تعالےٰ نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو میرے پر ہوتی ہے۔ فلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا۔ جیسا کہ ایک الہام الٰہی کی یہ عبارت ہے۔ واصنع الفلک باعیننا ووحینا ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ۔ یعنے اس تعلیم اور تجدید کی کشتی کو ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی سے بنا۔ جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ خدا سے بیعت کرتے ہیں۔ یہ خدا کا ہاتھ ہے۔ جو ان کے ہاتھوں پر ہے۔ اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا۔ اور تمام انسانوں کے لئے اسکو مدار نجات ٹھہرایا۔ جس کی آنکھیں ہوں۔ دیکھے۔ اور جس کے کان ہوں سنے" (اربعین ۴ ص ۶ حاشیہ)

اس تحریر سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تعلیم۔ بیعت اور وحی کو فلک سے تعبیر فرمایا ہے۔ نہ کہ کاغذوں کی کتاب کو۔ پس بے شک دونوں نبیوں کو ایک ہی جیسے الہام ہوئے۔ مگر ایک نبی کے وقت چونکہ پانی کا عذاب نازل ہوا۔ اس لئے اس کے مناسب حال بچاؤ کے لئے لکڑی کی کشتی بنائی گئی۔ مگر دوسرے نبی کے وقت چونکہ طاعون اور دوسری وباؤں کا عذاب نازل ہوا۔ اس لئے ان عذابوں سے بچنے کے لئے ویسی ہی ایک کشتی بنائی گئی۔ اور وہ کشتی آپ کی تعلیم اور بیعت تھی۔ اور اپنی تعلیم کا تفصیلاً بیان حضور نے جس کتاب میں کیا ہے۔ وہ کشتی نوح ہے ؛

جنگِ بُویب اور حضرت سعد بن وقاص عراق میں

مسلمانوں کی تیاریاں

بروعہ کے مقام پر ایرانیوں کے ساتھ مسلمانوں کی جنگ میں مسلمانوں کو جو نقصان اٹھانا پڑا۔ اس کا ذکر گزشتہ پرچہ میں تفصیل کے ساتھ کیا جا چکا ہے۔ جب یہ حالات حضرت فاروق اعظم کے پاس پہنچے۔ تو آپ بے تاب ہو گئے۔ اور اسی وقت ایرانیوں کے مقابلہ کے لئے خاص تیاریاں شروع کر دیں۔ چنانچہ آپ کی طرف سے تمام قبائل میں قاصد بھیجے گئے۔ جو لوگوں کو جہاد کی دعوت دیتے تھے۔ اور اس کے نتیجہ میں مسلمانوں کا ایک لشکر مدینہ میں جمع ہو گیا۔ جسے مثنیٰ بن حارثہ کی امداد کے لئے عراق روانہ کر دیا گیا۔ اس کے علاوہ مثنیٰ نے خود بھی عراق میں بھرتی شروع کر دی تھی۔ اور وہیں سے ایک اچھی خاصی فوج مرتب کر لی تھی

ایرانیوں کی پیشقدمی

مسلمانوں کی ان تیاریوں کا حال جب رستم وزیر جنگ ایران کو ہوا۔ تو اس نے مسلمانوں کی پیشقدمی کو روکنے کے لئے ایک جرار لشکر مہران ہمدانی کی قیادت میں روانہ کیا۔ جب مثنیٰ بن حارثہ کو مہران کی آمد کی اطلاع ملی۔ تو آپ نے اپنی تمام فوج کو دریائے فرات کے کنارے بویب کے مقام پر اتار دیا۔ دوسری طرف سے مہران نے آکر دوسرے کنارے پر ڈیرے ڈال دئے۔ اور دریافت کیا۔ کہ تم اس طرف آتے ہو۔ یا ہمیں ادھر آنے کا موقعہ دو گے۔ چونکہ گزشتہ جنگ میں دریا کے اس پار جانے کا مسلمانوں کو تلخ تجربہ ہو چکا تھا۔ اس لئے انہوں نے ایرانیوں کو اپنی طرف آکر مقابلہ کی دعوت دی۔ چنانچہ مہران اپنی تمام فوج کے ساتھ اس طرف آ گیا۔

ایرانیوں کو شکست

ایرانی فوج کی ترتیب اس طرح کی گئی۔ کہ سب سے آگے پیادہ سپاہی تھے۔ ان کے پیچھے جنگی ہاتھی تیر اندازوں کو اپنی پشتوں پر لئے ہوئے تھے۔ اور دائیں بائیں سواروں کے دستے تھے۔ مسلمانوں نے بھی صف بندی کر لی۔ تو ایرانیوں نے حملہ کیا۔ بہت سخت لڑائی ہوئی۔ جس میں ایرانیوں کا مایۂ ناز سپہ سالار کام آیا۔ ایرانی حواس باختہ ہو کر پیچھے بھاگے۔ تو مثنیٰ بن حارثہ نے نہایت پھرتی کے ساتھ پل کو توڑ دیا۔ اور اس طرح بہت سے ایرانی دریا میں ڈوب مرے۔ بچے کھچے ایرانیوں کا تعاقب مسلمانوں نے دور تک کیا۔ اور اس فتح کے نتیجہ میں سواد سے دجلہ تک کا تمام علاقہ مسلمانوں کے زیرنگیں ہو گیا۔ ابن خلدون کی روایت ہے۔ کہ اس جنگ میں صرف ایک سو مسلمان شہید ہوئے۔ اور اس کے مقابلہ میں ایک لاکھ ایرانی مارے گئے۔

ایران میں اضطراب

مہران کی شکست سے ایرانیوں کے قلوب پر مسلمانوں کی ہیبت طاری ہو گئی۔ اور تمام ملک میں ایک تہلکہ مچ گیا۔ اس وقت تخت ایران پر ایک عورت متمکن تھی۔ ایرانیوں نے اپنی ان ذلتوں کو عورت کی نحوست کا نتیجہ سمجھا۔ اور اپنی توہم پرستی کی وجہ سے اس غریب کو معزول کر کے شاہی خاندان سے دور کا تعلق رکھنے والے ایک شخص کو بادشاہ بنایا گیا۔ دزراء کے اندر جس قدر اختلافات اور رقابتیں تھیں۔ ان سب کو نظر انداز کر کے سب گلے مل گئے۔ اور متحدہ قوت کے ساتھ عربوں کو ملک سے نکال دینے کا عزم کر کے اٹھے۔ نئی فوجیں بھرتی کی گئیں۔ سامان جنگ فراہم کیا گیا۔ قلعے زیادہ سے زیادہ مضبوط کئے گئے۔ اور تمام ملک میں اس قدر جوش و خروش پیدا ہو گیا کہ بعض مفتوح علاقوں میں بھی لوگوں نے بغاوت کر دی۔ اور ایرانیوں کا دم بھرنے لگے۔

حضرت فاروق اعظم بحیثیت سپہ سالار

یہ حالات جب فاروق اعظمؓ کو معلوم ہوئے۔ تو آپ نے پھر لوگوں کو جہاد فی سبیل اللہ کی دعوت دی۔ اور مثنیٰ بن حارثہ کو بھی بعض ہدایات ارسال کیں۔ اور انہیں مخدوش علاقہ کو خالی کر کے سرحد عرب کے قریب ہونے کا ارشاد فرمایا۔ اور جب ایک جم غفیر جمع ہو گیا۔ تو خود بطور سپہ سالار عراق جانے کے عزم سے مدینہ سے نکلے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنا قائمقام مقرر فرمایا۔ اور چشمہ صرار پر آکر قیام کیا۔ خلیفۂ وقت کی موجودگی کی وجہ سے لوگوں میں بہت سخت جوش و خروش پیدا ہو گیا تھا۔ لیکن صرار کے مقام پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہٗ نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشورہ دیا۔ کہ آپ خود عراق میں نہ جائیں۔ بلکہ کسی تجربہ کار سپہ سالار کے ماتحت فوج بھیج دیں۔ اس پر حضرت عمرؓ نے ایک جلسہ عام منعقد کیا جس میں سرداروں کے علاوہ تمام سپاہیوں سے بھی اس بارہ میں مشورہ لیا۔ سپاہی تو یہی پسند کرتے تھے۔ کہ آپ ان کے سالار ہوں۔ لیکن بعض اکابر صحابہ کی رائے تھی۔ کہ خلیفہ کا دار الخلافت سے باہر جانا خطرہ سے خالی نہیں کسی عام سردار کی ہزیمت کا تدارک تو خلیفۂ وقت کر سکتا ہے لیکن اگر اسے خود کوئی نقصان پہنچ جائے۔ تو مسلمانوں کے لئے سنبھلنا دشوار ہو جائے گا۔ حضرت علیؓ کو بھی مدینہ سے مشورہ کے لئے بلایا گیا۔ چنانچہ آپ نے بھی یہی رائے دی۔ اور اس لئے فاروق اعظم کے جانے کی تجویز رہ گئی۔

لشکر اسلامی کا سپہ سالار

اب یہ سوال پیش ہوا۔ کہ اس لشکر کی باگ ڈور کس کے ہاتھ میں دی جائے۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف نے حضرت سعد بن وقاص کا نام پیش کیا۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے ماموں اور عالی مرتبہ صحابی تھے۔ وہ قبیلہ ہوازن کے صدقات کی وصولی پر مامور تھے۔ جہاں سے انہیں فوراً بلایا گیا۔ اور ان کے آنے پر حضرت عمرؓ نے انہیں ضروری ہدایات دیکر روانہ کیا۔

حضرت سعد کا ورود اور حضرت مثنیٰ کا انتقال

حضرت سعد چار ہزار جنگجو سپاہیوں کے ساتھ عراق کی طرف روانہ ہوئے۔ اور اٹھارہ منازل طے کرنے کے بعد ثعلبہ کے مقام پر جا کر خیمہ زن ہوئے۔ آپ کی روانگی کے بعد حضرت عمرؓ نے چار ہزار جوان آپ کی امداد کے لئے اور روانہ کئے۔ جو اسی مقام پر آپ سے آکر مل گئے۔ حضرت مثنیٰ کے پاس آٹھ ہزار مجاہد پہلے سے موجود تھے۔ اور وہ ذی وقار کے مقام پر حضرت سعد کا انتظار کر رہے تھے۔ تا ان کے ساتھ ملکر آگے بڑھیں۔ لیکن گزشتہ جنگ میں وہ بہت سخت زخمی ہو گئے تھے۔ اور انکے زخموں کی حالت روز بروز خراب ہو رہی تھی۔ آخر جب حضرت سعد ثعلبہ کے مقام پر جا کر ٹھہرے۔ تو حضرت مثنیٰ کا ان زخموں کی وجہ سے انتقال ہو گیا۔

اسلامی لشکر کی تعداد

حضرت سعد جب عراق کی طرف آ رہے تھے۔ تو رستہ میں بھی کئی قبائل کے لوگ آ آکر آپ کے لشکر میں شامل ہوتے گئے تھے۔ اور حضرت مثنیٰ والے آٹھ ہزار ملا کر اس وقت ان کے پاس بیس اور تیس ہزار کے درمیان مجاہدین موجود تھے۔ جن میں تین سو صحابہ بھی تھے۔ جو بیعت الرضوان میں موجود تھے۔ اور جنگ بدر کے ستر صحابہ بھی آپ کے ساتھ تھے۔

محاذ جنگ کی تعیین

حضرت فاروق اعظم قریباً روزانہ آپ کو ہدایات بھیجتے تھے جن میں معمولی سے معمولی امور کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاتا تھا حتیٰ کہ نقل و حرکت بلکہ رستوں تک کی تعیین آپ خود فرماتے اور لشکر کے تفصیلی حالات سے اپنے آپ کو آگاہ رکھتے تھے آپ نے حضرت سعد کو ہدایت فرمائی۔ کہ قادسیہ کی طرف بڑھو اور وہاں پہنچ کر اس طرح مورچے قائم کر دو۔ کہ تمہارے آگے ایران کی سرزمین ہو۔ اور پیچھے عرب کے پہاڑ ہوں۔ اگر تو اللہ تعالےٰ فتح نصیب کرے۔ تو آگے بڑھے جاؤ۔ ورنہ پہاڑ پر استقلال کے ساتھ ٹھہر جاؤ۔ اور پھر موقعہ مناسب دیکھ کر حملہ کر دو۔ حضرت سعد کا قادسیہ پہنچنا۔ اور پھر ایرانیوں کے ساتھ جنگ کے حالات انشاء اللہ آئندہ اقساط میں ناظرین کے پیش کئے جائینگے

تحقیق الادیان

جامع الاضداد مذہب

عیسائیوں کی الہامی کتاب میں اختلاف

اس حقیقت سے کوئی شخص انکار نہیں کرسکتا کہ جس مذہب کی الہامی کتاب اپنے اندر متضاد امور رکھتی ہو یا جس مذہب کا بانی اپنے قول و فعل میں یکسانیت نہ رکھتا ہو۔ اس کی سچائی مشتبہ ہو جاتی ہے۔ عیسائیت بھی ایسے ہی مذاہب میں شامل ہے۔ چنانچہ اس کے ثبوت میں ذیل کے حوالہ جات پیش کئے جاتے ہیں۔

پہلا اختلاف

یوحنا ۵/۳۰ میں لکھا ہے۔ "میں اپنے آپ سے کچھ نہیں کرسکتا جیسا سنتا ہوں عدالت کرتا ہوں اور میری عدالت راست ہے کیونکہ میں اپنی مرضی نہیں بلکہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی چاہتا ہوں۔ اگر میں خود اپنی گواہی دوں تو میری گواہی سچی نہیں۔"

اس جگہ یسوع مسیح اپنی گواہی کو سچا قرار نہیں دیتے۔ مگر تعجب ہے اسی یوحنا کے آٹھویں باب میں فرماتے ہیں۔ "اگرچہ میں اپنی گواہی آپ دیتا ہوں تو بھی میری گواہی سچی ہے۔" آیت ۱۴ یہ اقوال میں صریح تضاد نہیں تو اور کیا ہے۔

دوسرا اختلاف

رومیوں ۲/۱۳ میں ہے۔ "شریعت پر عمل کرنے والے راستباز ٹھہرائے جائینگے۔" مگر ۳/۲۰ میں لکھا ہے "شریعت کے اعمال سے کوئی بشر اس کے حضور راستباز نہیں ٹھیریگا۔"

تیسرا اختلاف

متی ۸/۵ میں لکھا ہے۔ "جب وہ کفرنحوم میں داخل ہوا تو ایک صوبہ دار اس کے پاس آیا اور اس کی منت کرکے کہا اے خداوند میرا خادم فالج کا مارا گھر میں پڑا ہے اور نہایت تکلیف میں ہے" مگر لوقا ۷/۲ میں آتا ہے۔ "کسی صوبہ دار کا نوکر جو اس کو عزیز تھا بیماری سے مرنے کو تھا۔ اس نے یسوع کی خبر سن کر یہودیوں کے کئی بزرگوں کو اس کے پاس بھیجا اور اس سے درخواست کی۔ کہ آکر میرے نوکر کو اچھا کر"

دونوں حوالہ جات میں جو فرق ہے وہ بالکل ظاہر ہے ایک میں ذکر ہے کہ خود صوبہ دار یسوع مسیح کے پاس چل کر آیا اور اپنے خادم کی بیماری کا ذکر کیا مگر دوسرے حوالہ میں یہ بتلایا گیا ہے کہ یسوع مسیح نے کئی یہودیوں کے بزرگوں کو اس کے پاس بھیجا۔

چوتھا اختلاف

اسی طرح متی ۲۷/۴۴ میں یسوع مسیح کے صلیب کے واقعہ کے ضمن میں بیان کیا گیا ہے کہ "ڈاکو بھی جو اس کے ساتھ صلیب پر چڑھائے گئے تھے اس پر لعن طعن کرتے تھے" اس حوالہ میں جمع کے صیغے بتلا رہے ہیں کہ دونوں ڈاکو اس میں شریک تھے۔ لیکن لوقا ۲۳/۳۹ میں لکھا ہے۔ "بدکار جو صلیب پر لٹکائے گئے تھے ان میں سے ایک اسے یوں طعنہ دینے لگا کہ کیا تو مسیح نہیں تو اپنے آپ کو اور ہم کو بچا مگر دوسرے نے اسے جھڑک کر جواب دیا۔ کیا تو خدا سے بھی نہیں ڈرتا حالانکہ اسی سزا میں گرفتار ہے۔"

پانچواں اختلاف

مرقس ۱۶/۵ میں ہے۔ "قبر کے اندر جا کے انہوں نے ایک جوان کو سفید جامہ پہنے ہوئے داہنی طرف بیٹھے دیکھا اور نہایت حیران ہوئیں" مگر لوقا ۲۴/۴ میں دو نوجوانوں کا ذکر کیا گیا ہے جو براق پوشاک پہنے ہوئے تھے۔

چھٹا اختلاف

متی ۸/۲۸ میں ہے "جب وہ اس پار گدرینیوں کے ملک میں پہنچا تو دو آدمی جن میں بد روحیں تھیں قبروں سے نکل کر اسے ملے۔ وہ ایسے تند مزاج تھے کہ کوئی اس راستے سے گزر نہیں سکتا تھا" مگر مرقس ۵/۲ میں لکھا ہے۔ "جب وہ کشتی سے اترا تو فی الفور ایک آدمی جس میں ناپاک روح تھی قبروں سے نکل کر اسے ملا۔ وہ قبروں میں رہا کرتا تھا اور اب کوئی اسے زنجیروں سے بھی نہ باندھ سکتا تھا۔ کیونکہ وہ بار بار بیڑیوں اور زنجیروں سے باندھا گیا تھا لیکن اس نے زنجیروں کو توڑا اور بیڑیوں کے ٹکڑے کئے اور کوئی اسے قابو میں نہ لا سکتا تھا۔"

ساتواں اختلاف

پھر متی ۲۰/۲۹ میں ہے۔ "جب وہ یریحو سے نکلتے تھے تو ایک بڑی بھیڑ اس کے پیچھے ہولی اور دیکھو دو اندھوں نے جو راہ کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے یہ سن کر کہ یسوع جا رہا ہے چلا کر کہا اے خداوند ابن داؤد ہم پر رحم کر۔ لوگوں نے انہیں ڈانٹا کہ چپ رہیں۔ لیکن وہ اور بھی چلا کر بولے اے خداوند ابن داؤد ہم پر رحم کر" مگر مرقس ۱۰/۴۶ میں اس کے برخلاف لکھا ہے۔

"جب وہ اور اس کے شاگرد اور ایک بڑی بھیڑ یریحو سے نکلتی تھی۔ تو تمائی کا بیٹا برتمائی ایک اندھا فقیر راہ کے کنارے بیٹھا ہوا تھا اور یہ سن کر کہ یسوع ناصری ہے چلا چلا کر کہنے لگا۔ اے ابن داؤد اے یسوع مجھ پر رحم کر۔ اور بہتوں نے اسے ڈانٹا کہ چپ رہے"

آٹھواں اختلاف

متی ۱۵/۲۴ میں یسوع مسیح فرماتے ہیں۔ "میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا" لیکن خود ہی متی ۲۸/۱۹ میں شاگردوں سے کہتے ہیں "تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور انہیں باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو۔"

نواں اختلاف

پھر اناجیل اربعہ میں تو صاف لکھا ہے۔ "یسوع بڑی آواز سے چلایا اور جان دے دی" (متی ۲۷/۵۰) مگر عبرانیوں ۵/۷ میں آتا ہے۔ "اس نے اپنی بشریت کے دنوں میں زور زور سے پکار کر اور آنسو بہا بہا کر اسی سے دعائیں اور التجائیں کیں جو اس کو موت سے بچا سکتا تھا اور خدا ترسی کے سبب اس کی سنی گئی۔" گویا وہ خدا جو "اس کو موت سے بچا سکتا تھا" اس سے جو دعا مانگی گئی وہ قبول ہو گئی۔ دیکھنا یہ ہے کہ یسوع مسیح نے کیا دعا مانگی تھی۔ لکھا ہے "پھر تھوڑا آگے بڑھا اور منہ کے بل گر کر یہ دعا مانگی۔ اے میرے باپ اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے" غرض دعا یہ مانگی گئی تھی کہ صلیب پر موت نہ آئے اور یہ دعا سنی بھی گئی جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلیب پر فوت نہ ہوئے مگر اناجیل یہ بتلاتی ہیں کہ آپ نے "جان دے دی" یہ تضاد کی واضح مثال ہے۔

دسواں اختلاف

متی ۱/۱ میں لکھا ہے۔ "یسوع مسیح ابن داؤد" اور متی ۲۱/۹-۱۵ میں یسوع مسیح خود ابن داؤد ہونے کا اقرار کرتے اور اسے خدا کا فیصلہ قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے "بھیڑ جو اس کے آگے آگے جاتی اور پیچھے پیچھے چلی آتی تھی۔ پکار پکار کر کہتی تھی کہ ابن داؤد کو ہوشعنا۔ مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام پر آتا ہے" مگر متی ۲۲/۴۵ میں آپ اس کی تردید کرتے ہیں لکھا ہے۔ "جب فریسی جمع ہوئے تو یسوع نے ان سے یہ پوچھا کہ تم مسیح کے حق میں کیا سمجھتے ہو وہ کس کا بیٹا ہے۔ انہوں نے اس سے کہا داؤد کا۔ اس نے ان سے کہا پس داؤد روح کی ہدایت سے کیونکر اسے خداوند کہتا ہے کہ خداوند نے میرے خداوند سے کہا میری داہنی طرف بیٹھ۔ جب تک میں تیرے دشمنوں کو تیرے پاؤں کے نیچے نہ کر دوں۔ پس جب داؤد اس کو خداوند کہتا ہے تو وہ اس کا بیٹا کیونکر ٹھیرا اور کوئی اس کے جواب میں ایک بات نہ بول سکا۔ اور نہ اس دن سے پھر کسی نے اس سے سوال کرنے کی جرات کی۔"

گیارھواں اختلاف

گلتیوں ۳/۱۳ میں لکھا ہے "مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا اس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے۔" مگر ۱ کرنتھیوں ۱۲/۳ میں ہے۔ "میں تمہیں جتاتا ہوں کہ جو کوئی خدا کے روح کی ہدایت سے بولتا ہے وہ نہیں کہہ سکتا کہ یسوع ملعون ہے"

بہاولپور کا مقدمۂ تنسیخ نکاح

جرح کے متعلق مولوی جلال الدین صاحب شمس کے جواب

گزشتہ سے پیوستہ

غیر احمدی۔ کیا کوئی نبی ایسا بھی ہے جس کی کوئی امت نہ ہو۔

شمس۔ ہاں ایسے کئی نبی گزرے ہیں۔ جن کی طرف کوئی امت منسوب نہیں کی گئی۔ لیکن اس لحاظ سے کہ کیا ان نبیوں کو صادق ماننے والے دنیا میں ہوئے۔ تو میں کہتا ہوں۔ کہ ان کے ماننے والے بعد میں بہت سے لوگ ہوئے۔ اور اس لحاظ سے ان ماننے والوں پر اگر امت کا لفظ اطلاق پا سکتا ہو تو یہ اور بات ہے۔

غیر احمدی کیا حدیث مثلی ومثل الانبیاء من قبلی میں آنحضرت نے اپنے آپکو آخری نبی قرار دیا ہے

شمس۔ اس میں حضرت رسول مقبول صلعم نے اپنے آپ کو آخری اینٹ سے تشبیہ دی ہے

غیر احمدی۔ کیا اب کسی چھوٹی سی اینٹ کی بھی اس میں گنجائش ہے؟

شمس۔ آپ نے چونکہ اس میں انبیاء سابقین کے لحاظ سے اپنے آپ کو آخری اینٹ قرار دیا ہے۔ اس لئے سابقہ انبیاء میں سے کسی اینٹ یعنی کسی نبی کے آنے کی اب گنجائش نہیں

غیر احمدی۔ اور بعد کے انبیاء؟

شمس۔ بعد کے انبیاء کا اس میں ذکر نہیں

غیر احمدی۔ کیا یہ مطلب (قبل اور بعد کا) خود حدیث سے واضح ہے۔

شمس۔ ہاں۔ کیونکہ اس حدیث میں من قبلی کی قید لگائی ہے

غیر احمدی من قبلی سے کون سے انبیاء مراد ہیں۔

شمس۔ صاحب شریعت نبی بھی اور مستقل نبوت والے بھی ہر دو مراد ہو سکتے ہیں۔

غیر احمدی لو لم ابعث لبعثت یا عمرؓ یعنی اگر رسول اللہ صلعم مبعوث نہ ہوتے۔ تو حضرت عمر مستقل نبی ہوتے۔ یا غیر مستقل؟

شمس۔ اگر آنحضرت صلعم مبعوث نہ ہوتے۔ تو حضرت عمر مبعوث ہوتے۔ اور اس صورت میں وہ مستقل نبی ہوتے

غیر احمدی سیکون فی امتی دجالون کذابون میں دجالوں کی علامت نبوت قرار دی گئی ہے۔

شمس۔ ہاں وہ اپنے آپ کو نبی گمان کریں گے

غیر احمدی سب روایتوں میں تمثلتون کی تصریح ہے

شمس۔ بعض میں ۲۷ اور بعض میں ۳۰ کے قریب کو رہیں

غیر احمدی۔ کیا ایسی احادیث بھی ہیں جنمیں مطلق دجال کا لفظ ہے۔

شمس۔ ہاں بعض میں مطلق دجال کا لفظ ہے۔ لیکن ان میں نبوت یا رسالت کے دعوئی کا ذکر نہیں

غیر احمدی۔ محدثین نے جن مدعیان نبوت کا ذکر کیا ہے کیا کوئی ان میں سے کافی عرصہ تک حاکم بھی رہا

شمس۔ بعض نے دعوئی نبوت کیا۔ اور قتل کئے گئے اور بعض ایسے بھی مدعی ہوئے ہیں۔ جو چند دنوں کے لئے حاکم بھی ہوئے۔ لیکن بعد میں قتل ہو گئے۔

غیر احمدی۔ کسی منصوص امر پر اجماع قطعی ہے یا ظنی؟

شمس۔ اگر کسی منصوص مسئلہ پر تمام امت بغیر کسی استثناء کے اجماع کرے۔ تو اس کا ماننا ضروری ہے

غیر احمدی۔ کیا اجماع کے لئے بلا استثناء شرط ہے

شمس۔ ہمارے نزدیک اجماع امت سے یہ مراد ہے۔ کہ امت کے تمام بزرگ اور علماء ایک مسئلہ کو مانتے چلے آئے ہوں۔

غیر احمدی فرائض نماز پر کیا اسی قسم کا اجماع ہے

شمس۔ ہاں۔ اسی قسم کا ہے۔ جو میں نے اوپر بیان کیا ہے

غیر احمدی۔ کیا قرآن کے کلام اللہ ہونے پر بھی اسی قسم کا اجماع ہے

شمس۔ ہاں اسی قسم کا ہے

غیر احمدی۔ پھر امام احمد بن حنبل نے جو من ادعی الاجماع فھو کاذب کہا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے

شمس۔ امام احمد بن حنبل کے قول سے یہ مراد ہے۔ کہ ایسے اجماع کا دعوے کرنا ان باتوں کے متعلق صحیح نہیں۔ جن کا قرآن مجید اور سنت میں صراحت کے ساتھ ذکر نہیں ہے

غیر احمدی آئمہ نقل میں سے کسی کا یہ لکھنا۔ کہ یہ اجماع امت ہے۔ صحیح ہے یا نہیں

شمس کسی امام کا کسی مسئلہ کے متعلق یہ کہدینا۔ کہ اس پر اجماع امت ہے۔ صحیح نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ نہ تو انہوں نے تمام امت کے علماء کا حصر کیا۔ اور نہ کوئی اس کی دلیل ہی دی خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ اس کے خلاف قرآن مجید یا سنت سے ثبوت بھی ملے۔ اور علماء امت کے اقوال بھی پائے جائیں

غیر احمدی۔ آپ کے نزدیک۔ کوئی اجماع ایسا ہے جس کا منکر کافر ہو۔

شمس۔ ہاں صحابہ رضی اللہ عنہم کا وہ اجماع ہے۔ جس پر وہ تمام جمع ہوئے ہوں۔ اور انہوں نے منصفاً کہا ہو۔ کہ فلاں بات یوں ہے۔ تو ایسے اجماع پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اگر وہ بات ایسی ہو۔ جو قرآن اور حدیث سے تعلق رکھتی ہو۔ تو اس کا انکار کفر کی طرف لے جانے والا ہوگا۔

غیر احمدی۔ مدعیان نبوت کیوں قتل کئے گئے۔

شمس۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد جن لوگوں نے نبوت کا دعوے کیا۔ وہ یا حکومت کے خلاف تھے یا مستقل نبوت کے دعویدار تھے۔ یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شریعت کے احکام کو منسوخ کرتے تھے (اور بغاوت کرنے والے تھے۔) اس لئے ان کو قتل کیا گیا۔

غیر احمدی۔ مسیلمہ نے کس قسم کی نبوت کا دعوئی کیا؟

شمس۔ اس نے شریعت قرآن کے احکام کو منسوخ کیا۔ اور اسلامی حکومت کے خلاف علم بغاوت بلند کیا۔ نماز کو منسوخ اور فسق وفجور کو حلال قرار دیا۔

غیر احمدی۔ کیا متنبی شاعر نے دعوئی نبوت کیا تھا۔ اور کیا وہ ادعاء نبوت کی بناء پر قتل ہوا؟

شمس۔ دعوئی نبوت کی حالت میں ہو۔ یا اس نے دعوئی نبوت سے توبہ کر لی ہو۔ بہر حال وہ قتل کیا گیا۔

غیر احمدی۔ کیا خفاجی اور ابن کثیر اور غنیۃ الطالبین میں اسکی تصریح ہے۔ کہ مطلق نبوت بند نہیں بلکہ مستقل نبوت بند ہے

شمس میں نے ایسے علماء کے متعلق جو یہ عنوان قائم کیا ہے تو وہ انکی تحریروں کو مدنظر رکھ کر کیا ہے۔ کیونکہ انہوں نے اپنی تصانیف میں جو مثالیں پیش کی ہیں۔ وہ سب ایسے مدعیان نبوت کی ہیں۔ جنہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد آپ کے خلاف دعوے کیا۔ یا شریعت اسلام کے احکام کو منسوخ کیا اس لئے میں نے ان کی تحریروں سے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ وہ آنحضرت صلعم کے بعد صرف نبوت مستقلہ کو بند سمجھتے تھے۔ اور دوسری قسم کی نبوت کو جس کے بقاء کا میں نے ذکر کیا ہے۔ ممتنع نہیں جانتے تھے۔

غیر احمدی۔ کیا اشارات فریدی خواجہ غلام فرید صاحب کی ہے

شمس۔ خواجہ صاحب کے اقوال کا مجموعہ ہے۔ اور مولانا رکن الدین صاحب نے جو خواجہ صاحب کے خاص حواری تھے۔ اسے تالیف کیا ہے۔ اور یہ خواجہ صاحب کے بعد شائع ہوئی ہے لیکن ان کے صاحبزادہ اور خلیفہ جناب محمد بخش صاحب کی تصدیق کے بعد شائع کی گئی۔

غیر احمدی۔ کیا انہوں نے اس کتاب کے سارے مضامین دیکھنے کے بعد تصدیق کی؟ **شمس۔** ہاں ساری کتاب سننے کے بعد تصدیق کی۔ جیسا کہ مولف نے اشارات فریدی حصہ سوم کے آخر میں لکھا ہے۔ کہ جلد سوم کو خواجہ محمد بخش صاحب کے سامنے اول سے آخر تک سبقاً سبقاً پڑھ کر سنایا گیا۔

(باقی)

اسلامیہ ہائی سکول گوجرخان کا شاندار نتیجہ

اسلامیہ ہائی سکول گوجرخان مسلمانان پوٹھوہار کی واحد تعلیمی درسگاہ ہے۔ جسے انجمن حمایت اسلام لاہور۔ اپنے خرچ پر چلا رہی ہے۔ سکول کا انتظام بہترین ہونے کے باعث نتیجے سال بہ سال ترقی کرتے گئے۔ چنانچہ امسال امتحان میٹرک میں ۲۲ طلبہ بھیجے گئے۔ اور سب کے سب نہایت اچھے نمبرے کر کامیاب ہوئے۔ ۳ فرسٹ ڈویژن میں ۱۵ سیکنڈ ڈویژن میں اور ۴ تھرڈ ڈویژن میں کامیاب ہوئے۔ چنانچہ ایسے شاندار نتیجہ کی مثال اس سکول کی تاریخ میں موجود نہیں اور بالخصوص یہ بات قابل ذکر ہے۔ کہ سکول نتیجہ کے لحاظ سے پنجاب بھر کے اسلامیہ ہائی سکولز میں اول رہا ہے اعلیٰ نتیجہ کی خوشی میں ایک جلوس نکالا گیا۔ اور اکابر و عمائد شہر و مضافات نے جلوس کے بازار میں پہونچنے پر مبلغ ۱۳۱ روپے بطور انعام طلبہ کو تقسیم کرنے کے لئے پیش کئے۔ جس کے لئے وہ سٹاف و طلبہ سکول کے شکریہ کے مستحق ہیں۔ اس شاندار کامیابی کا سہرا۔ سید احمد حسین صاحب ترمذی بی۔ اے (آنرز) بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر سکول کے سر ہے۔ جنہوں نے اپنی ہردلعزیزی اور انتظامی قابلیت کی وجہ سے سکول کو معراج کمال تک پہنچا دیا۔ (سکرٹری ٹیچرز ایسوسی ایشن)

ایک مفید ٹریکٹ

منشی فخر الدین صاحب ملتانی مالک کتاب گھر قادیان نے کچھ عرصہ سے فتنۂ پیغامیت کے استیصال کے لئے مفید اور معلومات سے لبریز ٹریکٹوں کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے اسی سلسلہ میں آپ نے ایک ٹریکٹ بعنوان "کیا احمدی فریق لاہور کے نزدیک حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو نہ ماننے والے مسلمان ہیں" شائع کیا ہے جس میں خود امیر پیغام جناب مولوی محمد علی صاحب کی بعض تحریرات سے ثابت کیا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منکرین کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ احباب کثیر تعداد میں اس ٹریکٹ کو خریدیں۔ اور اشاعت کریں۔ یہ ٹریکٹ جو چار صفحوں پر مشتمل ہے سات آنے سینکڑہ یا ۴ روپے ہزار کے حساب سے کتاب گھر قادیان سے مل سکتا ہے۔

354

وصیتیں

۳۸۴۸: منکہ احمد دین ولد عیدو قوم کشمیری بٹ عمر تقریباً ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۶ء ساکن سیالکوٹ آج مورخہ ۱۱/۳۲ ۱ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرے مرنیکے وقت جس قدر جائیداد منقولہ و غیر منقولہ موجود ہوگی۔ اس کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان واقعہ گورداسپور لینے کی حقدار ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم بطور حصہ جائداد اپنی زندگی میں داخل کردوں۔ تو وہ میرے مرنے پر میری جائداد کی قیمت سے مجرا کیا جائیگا۔ اس کے علاوہ میری ملازمت ۲۰ روپیہ ماہوار کی ہے۔ اس کا دسواں حصہ میں ادا کرتا رہونگا۔ غیر منقولہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مکان پختہ دو منزلہ واقعہ محلہ کشمیری شہر سیالکوٹ قیمتی تخمیناً چار ہزار اور اسباب خانگی قیمتی تخمیناً پچاس روپیہ

العبد:۔ احمد الدین بقلم خود

گواہ شد:۔ فضل احمد قائم مقام نائب مہتمم تبلیغ ضلع سیالکوٹ

گواہ شد:۔ شیخ نور الدین سیکرٹری انجمن احمدیہ چانگریال تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

۳۸۶۷: منکہ برکت علی ولد چوہدری دیوان خان قوم اراں عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۳۰ دسمبر ساکن ڈھیپئی ڈاک خانہ کوٹلی لوہاراں تحصیل سیالکوٹ ضلع سیالکوٹ آج مورخہ ۱۲/۳۲ ۵ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زمین سردست میرے حصہ میں تقریباً ۱/۲ ۱۰ گھماؤں چاہی ہے جس میں چھ گھماؤں زمین میری درانت ہے۔ دو گھماؤں ۴ کنال بعد میں بیع لی ہوئی ہے۔ اور دو گھماؤں زمین رہن ہے۔ ۱۲/۳۲ ۶

العبد۔ برکت علی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ فیروز الدین ولد دیوان خان برادر حقیقی موصی۔ گواہ شد:۔ لعل الدین احمدی سب اسسٹنٹ سرجن برادر حقیقی موصی حال امرتسر ۱۲/۳۲ ۶

۳۸۷۴: منکہ دین سعی زوجہ صاحبزادہ محمد طیب احمدی قوم افغان عمر ۳۰ سال تخمیناً پیدائشی احمدی ساکن سرائے نورنگ ضلع بنوں۔ آج مورخہ ۱/۳۲ ۴ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان جنت نشان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ مدینۃ المسیح الموعود قادیان دارالامان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد حق مہر مبلغ چار سو روپیہ مہر کی ہے۔ جو کہ اب تک میرے شوہر کے ذمہ ہے

العبد۔ دین سعی احمدی زوجہ صاحبزادہ محمد طیب احمدی نشان انگوٹھا

گواہ شد:۔ محمد صالح احمدی والد موصیہ سرائے نورنگ بنوں۔

گواہ شد:۔ کاتب الحروف صاحبزادہ محمد طیب احمدی شوہر موصیہ سرائے نورنگ بنوں۔

۳۸۹۲: منکہ فیاض علی ولد رسول بخش قوم قریشی عمر ۸۸ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۶ء ساکن سرادہ ڈاکخانہ خاص تحصیل ہاپڑ ضلع میرٹھ صوبہ یو۔ پی آج مورخہ ۲/۳۲ ۳ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائداد نہیں میری ماہوار آمد بذریعہ پنشن از ریاست کپورتھلہ مبلغ گیارہ روپے ماہوار ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور یہ میں انشاء اللہ ہر سہ ماہی پر ادا کرتا رہونگا۔ کیونکہ مجھے پنشن ہر سہ ماہی پر ملتی ہے۔ میرے مرنے پر اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو صدر انجمن احمدیہ قادیان اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔ الرقوم۔ فیاض علی احمدی از سرادہ بقلم خود۔

گواہ شد:۔ غلام حسین احمدی بقلم خود سیکرٹری مال انجمن احمدیہ دہلی بقلم خود۔ گواہ شد۔ قریشی مختار احمد سپرنٹنڈنٹ میونسپل ایجوکیشن دہلی بقلم خود۔

۳۸۸۵: منکہ رحمت بی بی بنت حکیم محمد الدین قوم قریشی صدیقی ساکن موضع بٹے کلاں ڈاک خانہ صدر سیالکوٹ۔ آج مورخہ ۱۲/۳۲ ۳ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد کی قیمت خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد زیورات نقرئی و طلائی قیمتی ایک سو اسی مالیتی ۱۸۰/- روپیہ ہے۔ فقط ۳۰ دسمبر ۱۹۳۲ء مطابق ۲ ماہ رمضان المبارک ۱۳۵۱ھ ہجری۔

العبد:۔ مسماۃ رحمت بی بی موصیہ مذکور بنت حکیم محمد الدین قوم قریشی صدیقی بقلم خود بذریعہ منشی نیاز علی فاروقی سکنہ بٹے کلاں۔

گواہ شد:۔ محمد صادق فاروقی ولد منشی نیاز علی مرحوم پسر موصیہ ساکن بٹے کلاں بقلم خود۔ گواہ شد:۔ محمد سعید ولد منشی محمد حسین مرحوم ساکن بٹے کلاں۔

۳۸۶۶: منکہ بھاگ بھری بیوہ شرف الدین قوم گوجر عمر ۸۰ سال بیعت ۱۸۹۸ء سکنہ کھاریاں ضلع گجرات پنجاب۔ آج مورخہ ۱/۳۲ ۸ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت اپنے خاوند کے ترکہ کا ۱/۸ حصہ تخمیناً دس کنال زمین ہے۔ جسکی قیمت اندازاً ۲۵۰/- روپیہ ہے زیور یا نقدی کسی قسم سے کچھ نہیں۔ میں اپنی اس جائداد کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز وصیت کرتی ہوں کہ میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکورہ ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم اپنی زندگی میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں جمع کرودنگی۔ تو وہ حصہ وصیت سے منہا کردی جائیگی۔ العبد:۔ بھاگ بھری بیوہ شرف الدین قوم گوجر ساکن کھاریاں ضلع گجرات پنجاب۔ گواہ شد:۔ ابراہیم پسر موصیہ سکنہ کھاریاں ضلع گجرات پنجاب۔ گواہ شد:۔ سعد الدین احمدی انگشت نشان

بانی سکول جہلم۔ گواہ شد:۔ عبد اللہ پسر موصیہ ساکن کھاریاں ضلع گجرات۔

۳۵۵۶: منکہ بشارت بیگم زوجہ عبد الکریم قوم طور عمر قریباً ۱۹ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۲۳ء ساکن کھاریاں ضلع گجرات آج مورخہ ۱۱/۳۲ ۱۵ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر دو صد روپیہ۔ اس کے دسویں حصہ یعنی بیس روپیے کی نسبت وصیت کرتی ہوں۔ العبد:۔ بشارت بیگم ساکن کھاریاں۔ گواہ شد:۔ محمد شریف بقلم خود ساکن کھاریاں۔ گواہ شد:۔ عبد اللہ ولد شرف الدین قوم گوجر ساکن کھاریاں بقلم خود۔

۳۵۵: منکہ غلام حیدر ولد میاں خدا بخش صاحب قوم اراں عمر پچاس سال تاریخ بیعت ۱۹۰۸ء ساکن گوجرانوالہ۔ آج مورخہ ۱/۳۲ ۲۷ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرا ایک مکان احمد نگر ضلع گوجرانوالہ میں ہے۔ جس کے نصف حصہ میں مالک ہوں۔ نیز ایک مکان محلہ بخشی والا گوجرانوالہ میں ہے۔ دو دکان دار السلام کے نزدیک محلہ چاہ روڑے والا میں ہیں۔ ان کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرا گذارہ پنشن پر ہوگا۔ اس آمد کا ۱/۱۰ حصہ بھی ماہوار انشاء اللہ ادا کرتا رہونگا۔ مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ اگر میری وفات پر اور کوئی جائداد ثابت ہوگی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مذکورہ انجمن مالک ہوگی۔ العبد:۔ غلام حیدر پنشنر محلہ بخشی والا گوجرانوالہ بقلم خود گواہ شد:۔ میراں بخش درزی گوجرانوالہ۔ گواہ شد:۔ کریم بخش ولد میاں کرم الٰہی سکنہ گوجرانوالہ شہر ۱۲/۳۲ ۲۸ بقلم خود

۳۸۴۶: منکہ محمد شریف ولد چوہدری کریم بخش قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن بھاگو بھٹی ڈاکخانہ صدر سیالکوٹ ضلع سیالکوٹ۔ آج مورخہ ۱۲/۳۲ ۲۶ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے والد صاحب بزرگوار خدا کے فضل سے زندہ ہیں۔ لہذا میں کسی جائداد کا مالک نہیں ہوں۔ میں بالفعل اسی روپیہ ماہوار کا ملازم ہوں جس کا دسواں حصہ ماہواری باقاعدہ ادا کرتا رہونگا۔ اس کے علاوہ جو بھی آمدنی ہوگی۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ عالیہ قادیان کو ادا کرتا رہونگا۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جائداد میری وفات کے بعد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ عالیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ محمد شریف دفتر ایجوکیشنل کمشنر انڈر لینڈز گورنمنٹ آف انڈیا نئی دہلی۔ گواہ شد:۔ اعظم علی خان ولد چوہدری سلطان علی ساکن بہلول پور چک ۲۷ ضلع لائل پور۔

گواہ شد:۔ عبد اللہ خان پنچایت افسر مظفر گڑھ

۳۸۵۲: منکہ نذیر احمد احمدی ولد چوہدری کریم بخش قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت ساکن بھاگو بھٹی تحصیل و ضلع سیالکوٹ عمر ۱/۲ ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی آج مورخہ ۱/۳۲ ۱ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری

اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ مجھے ماہوار تنخواہ پچھتر روپے ملتی ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ تادم زیست ادا کرتا رہونگا۔ اور میرے مرنیکے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان میری ترکہ جائداد کے دسویں حصہ کی

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

احمد آباد کی ایک خبر مظہر ہے کہ دریائے موچی میں طوفان آجانے کی وجہ سے دو صد اشخاص غرق ہوگئے۔ جن میں سے صرف آٹھ لاشیں اس وقت تک دستیاب ہوسکی ہیں۔

ظفر علی صاحب معہ اپنے پسر اختر علی ان دنوں شملہ میں ہیں۔ اور بروائت معاصر سیاست ۷ امئی۔ وہاں سرول خان بہادروں اور ذمہ دار سرکاری حکام کے بنگلوں کے طواف میں مصروف ہیں۔ جس کی غرض یہ بیان کی جاتی ہے کہ مالی دقتوں سے عہدہ برآ ہونے کے علاوہ حکومت پنجاب کے ذمہ دار حکام سے مل کر زمیندار کے اجراء اور نظم ونسق کے متعلق کوئی انتظام کیا جائے۔

مولوی عبدالقدیر صاحب جو سرینگر میں ایک تقریر کرنیکے جرم میں قید ہوگئے تھے۔ ۲۸ بیساکھ کو قید کی میعاد ختم ہونے پر رہا کردیئے گئے۔

جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کا اجلاس ۱۶ رمئی کو لندن میں لارڈ لنتھگو کی زیر صدارت ہاؤس آف لارڈز میں منعقد ہوا۔ تمام ہندوستانی ڈیلی گیٹ موجود تھے۔ جو کارروائی ہوئی اس کے متعلق کوئی بیان شائع نہیں کیا گیا۔

ریاست رامپور کی چیف منسٹری کا عہدہ سر جارج جانسٹن سابق چیف کمشنر دہلی کو پیش کیا گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے اسے منظور بھی کرلیا ہے۔

انگلستان کی کنزرویٹو ایسوسی ایشن نے جس کے پارلیمنٹ میں نمائندہ سٹراسے۔ آر بٹلر نائب وزیر ہند ہیں ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے کہ وائٹ پیپر کی سکیم میں جو کچھ دیا گیا ہے وہ بہت زیادہ ہے اور اس سے سلطنت برطانیہ کو نقصان پہونچیگا۔

جائنٹ سیلیکٹ کمیٹی کے تمام مسلم ممبران کا ایک جلسہ ۱۵ رمئی کو لندن میں سر آغا خاں کے مکان پر منعقد ہوا۔ جس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ تمام مسلم ممبران سر موصوف کی رہنمائی میں کام کریں۔ اور ان کے حکم کے مطابق چلیں۔

جائنٹ سیلیکٹ کمیٹی کے ہندوستانی ممبروں کا ایک جلسہ ۱۵ رمئی کو سر سپرو کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ ایک میمورینڈم تیار کیا جائے۔ جس میں وہ تمام امور درج ہوں۔ جن پر ہندوستانی ڈیلیگیٹ بحث کرنا چاہتے ہیں میمورینڈم کا مسودہ تیار کرنے کے لئے عنقریب ایک اور اجلاس منعقد ہوگا۔

پیکن سے ۱۵ رمئی کی خبر ہے کہ میولینفس پر جاپانیوں کا قبضہ ہوچکا ہے۔ اس سے اردگرد کے علاقہ میں دہشت پیدا ہوگئی۔ اور لوگ بھاگنے لگے۔ اس پر چینی حکام نے مارشل لاء نافذ کردیا ہے۔ اور اشتہاروں وغیرہ کے ذریعہ دہشت اور خوف وہراس دور کرکے اطمینان بحال کرنے کی کوشش کی ہے۔

چین وجاپان کی جنگ کے متعلق ۱۶ رمئی کی خبر ہے کہ دیوار چین کے نزدیک سخت لڑائی ہورہی ہے۔ جس سے چینیوں کو سخت نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ گذشتہ دو تین روز میں جاپانیوں کی بم باری سے چھ ہزار چینی ہلاک ہوچکے ہیں۔ جاپانی افواج اب پیکن کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ انہیں روکنے کی اگرچہ زبردست کوشش کی جارہی ہے۔ لیکن جاپان کی پیش قدمی کو مدنظر رکھتے ہوئے خیال کیا جاتا ہے کہ چینی روکنے میں کامیاب نہ ہوسکیں گے۔

ریاست راجکوٹ (گجرات) کی مجلس وضع قوانین نے ایک قانون پاس کرکے بھیک مانگنے کی ممانعت کردی ہے۔ جو ایسا کریگا۔ اسے گرفتار کرلیا جائیگا۔ مہاراجہ صاحب نے بھی اس قانون کی منظوری دیدی ہے۔

نئی دہلی کی ایک خبر مظہر ہے کہ عنقریب حکومت ہند اور حکومت جاپان کے مابین ایک نیا تجارتی معاہدہ عمل میں آنے والا ہے۔

سر مائیکل اڈوائر سابق گورنر پنجاب نے ۱۵ امئی لندن میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ایک فیصدی سے بھی کم ہندوستانی سیلف گورنمنٹ کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ ہندوستان کو دانشمندانہ طریق سے اصلاحات دی جانی چاہئیں۔ یکدم چھلانگ لگانا درست نہیں۔

دہلی سے ۱۶ رمئی کی خبر مظہر ہے کہ ایک قبرستان میں ایک تین روزہ قبر پھٹ گئی۔ اور اس میں سے شعلے نکلنے شروع ہوگئے۔ جو پانچ منٹ تک نکلنے کے بعد پھر بند ہوگئے اس کے بعد قبر کو پھر درست کردیا گیا ہے۔

سوویٹ سفیر متعینہ ٹوکیو نے ۱۶ رمئی جاپان کے وزیر خارجہ سے ملاقات کی۔ اور اسے بتایا کہ اگر منچوکو کے حکام چینی مشرقی ریلوے خرید لیں۔ تو منچوکو کو تسلیم کیا جاسکتا ہے۔

لاہور میں ۱۷ امئی کو تین بج کر بارہ منٹ پر نہایت زور کا زلزلہ آیا۔ تقریباً ایک منٹ تک نہایت تیز جھٹکے آتے رہے۔ مکانات کی دیواریں اور چھتیں کاغذ کی مانند متحرک نظر آرہی تھیں۔ پریشانی کے عالم میں لوگ اپنے مکانوں سے باہر نکل آئے کسی نقصان کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ لوگوں کا خیال ہے کہ ۱۹۰۵ء کے تاریخی زلزلہ کے بعد اپنی قسم کا یہ پہلا واقعہ ہے جو آج دوپہر کو نمودار ہوا۔

ایوان عام میں ۱۵ امئی کو تجویز پیش کی گئی۔ کہ چونکہ اب سول نافرمانی کی تحریک ملتوی کردی گئی ہے۔ اس لئے سیاسی قیدی رہا کردئے جائیں۔ تاکہ نئے آئین کے لئے فضا بہترین سکے وزیر ہند نے جواب دیا۔ کہ حکومت ہند کے اعلان میں گورنمنٹ کی پوزیشن اس بارے میں واضح کردی گئی ہے۔

شملہ سے ۱۷ امئی کو محکمہ امور خارجہ کی طرف سے بیان شائع کیا گیا ہے کہ کاشغر سے آمدہ مزید اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ خرگیز کے مسلمانوں نے ۴ رمئی کو پرانے کاشغر شہر پر حملہ کیا۔ اور تھوڑی کی دیر لڑائی کرنے کے بعد ڈاین لین کے سوائے جہاں زیادہ تر چینی پناہ گزین رہتے ہیں۔ تمام شہر پر قبضہ کرلیا۔ بہت سے چینیوں کو قتل کردیا گیا ہے۔ اور ان کا مال واسباب لوٹ لیا گیا ہے۔ غیر ملکیوں کو ابھی تک کوئی گزند نہیں پہنچا۔ برطانوی سفارت خانہ جہاں ہندوستانی سوداگر اور سویڈن کے مشتری پناہ گزیں ہیں۔ بالکل محفوظ ہے۔ نئے کاشغر شہر نے بھی ۴ رمئی کو تنگن باغیوں کے سامنے ہتھیار ڈال دئے ہیں۔ ایک غیر مصدقہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ یارقند پر بھی باغیوں نے ۱۲ مئی کو قبضہ کرلیا۔

مسٹر این سی کیلکر نے ڈاکٹروں کے مشورہ کے مطابق کچھ عرصہ سے پالیٹکس سے الگ ہوجانے کا فیصلہ کیا ہے وہ اور اپنے گاؤں میں چلے گئے ہیں۔

بڑودہ کی اسمبلی میں ۱۷ امئی کو ایک بل پیش کیا گیا۔ جس کے رو سے کوئی جینی سادھو کسی سولہ سال سے کم عمر والے شخص کو سادھو نہیں بنا سکیگا۔ اور جو شخص سادھو بنیگا۔ اسے اپنی بیوی کی یا والدین یا دو رشتہ داروں کی منظوری حاصل کرنا پڑے گی۔

رائے بہادر بنارسی داس اور پریم کور میں پانچ ماہ کی مقدمہ بازی کے بعد سمجھوتہ ہوگیا۔ فریقین کا مقدمہ پر تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپیہ خرچ ہوچکا ہے۔

شملہ سے ۱۶ رمئی کی خبر ہے مولانا شوکت علی بنارس گئے تھے تا پنڈت مدن موہن مالویہ سے ملیں۔ اس کے بعد آپ گاندھی جی سے ملاقات کرنے کے لئے پونا جارہے ہیں۔ اور گاندھی جی کو دعوت دیں گے کہ وہ برت ختم کرنے کے بعد وائسرائے ہند سے شملہ میں ملیں تاکہ صلح ہوسکے۔

برلن سے ۱۷ مئی کی اطلاع ہے کہ ریشتاغ میں سر ہٹلر نے ایک اہم تقریر کی۔ جس میں تخفیف اسلحہ اور معاہدہ ورسیلز کے متعلق جرمنی کے ارادوں کا اظہار کیا۔ سر ہٹلر نے دنیا کی موجودہ

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر وپبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی۔